روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 26 اگست 2002ء 16 جمادی الثانی 1423 ہجری- 26 ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 193

نااہل نگران

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی حدیث نمبر 203)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آج کل کے نواب اور امراء عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دین کی طرف بالکل توجہ نہیں۔ ہر قسم کے عیش و عشرت کے کاموں میں مصروف ہیں مگر دین سے بالکل غافل ہیں اور دوسرے آدمی بھی جب ان کو کوئی بڑا عہدہ ملتا ہے یا کسی اعلیٰ جگہ پر مقرر ہوتے ہیں تو پھر غافل ہو جاتے ہیں اور بالکل مخلوق کی بہتری کا خیال نہیں رہتا۔ دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) (ابراھیم :8) اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرتا ہے۔ آج کل نواب اور راجہ بالکل بھولے ہیں اور پھر اپنے عیش و آرام میں پڑے ہوئے ہیں۔ دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ ایسے کاموں میں مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں نہیں جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر انسان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے اور چاہئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 532)

جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء کی جھلکیاں

✿ جلسہ سالانہ جرمنی 2002ء منعقدہ 23 تا 25 اگست 2002ء کی جھلکیاں 26، 27، 28 اگست 2002ء کو پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ رات 10.00 بجے ایم ٹی اے پر پیش کی جایا کریں گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

✿ یکم تا 20 اکتوبر 2002ء کو ربوہ میں ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام قرآنی ٹیچرز ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرامر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائیگا۔ امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اضلاع سے اس کلاس میں شرکت کیلئے کم از کم دو ایسے نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور قرآن کریم سیکھنے کا شوق بھی رکھتے ہوں۔ کلاس سے استفادہ کرنے والے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنے اپنے علاقہ میں جا کر لوگوں کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ سکھائیں اور اساتذہ تیار کرنے میں ذیلی تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اس کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء کو امراء کرام اپنا تصدیقی خط ضرور دیں۔ اس کے بغیر کلاس میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

فضل عمر کرکٹ کوچنگ کیمپ

✿ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام فضل عمر کرکٹ کوچنگ کیمپ کا انعقاد مورخہ 26۔اگست 2002ء (بمقام کرکٹ گراؤنڈ جلسہ گاہ بیوت الحمد)

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1927ء ①

جنوری ہندوؤں نے شردھانند میموریل فنڈ قائم کر کے سارے ملک میں آگ لگا دی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقع پر جماعت کو دعوت الی اللہ کی جنگ کے لئے تیار ہونے کا ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کو اشتراک عمل کی دعوت دیتے ہوئے تین تجاویز بیان فرمائیں۔

25 فروری جماعت کا ایک وفد وائسرائے ہند کو ملا اور جداگانہ انتخابات کے حق میں دلائل دیئے۔

26 فروری تا 5 مارچ مسلمانان ہند کی رہنمائی کے لئے حضور کا سفر لاہور۔

28 فروری حضور نے لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔

یکم مارچ حضور نے اسلامیہ کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کی۔

2 مارچ حضور کا بریڈ لاہال میں لیکچر ہوا بعنوان ''ہندو مسلم فسادات ان کا علاج اور مسلمانوں کا آئندہ طریق عمل''

3 مارچ مذہب اور سائنس کے موضوع پر حضور کا لیکچر حبیبیہ ہال میں علامہ اقبال کی زیر صدارت ہوا۔

مارچ مجلس مشاورت میں اچھوت اقوام میں تبلیغ کی تجویز پر حضور نے جماعت سے دعوت حق جاری رکھنے کا عہد لیا۔

مارچ لندن میں پگٹ کی موت نہایت نامرادی کی حالت میں ہوئی۔

مارچ حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے پاڈانگ انڈونیشیا سے رسالہ ''اقبال'' جاری کیا۔

15 تا 17 اپریل جماعت کی سالانہ مجلس مشاورت۔

مئی فسادات لاہور میں جماعت کی طرف سے مظلوم مسلمانوں کی منظم امداد کی گئی۔

مئی فسادات لاہور کے بعد حضور نے مسلمانان ہند کی ترقی و بہبود کے لئے وسیع پیمانہ پر جدوجہد کا آغاز کیا۔ 13 مئی کو الفضل میں ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان تھا ''امام جماعت احمدیہ کا فسادات لاہور پر تبصرہ'' اس کے ساتھ ایک مفصل ٹریکٹ شائع کیا۔ بعنوان

''آپ اسلام اور مسلمانوں کیلئے کیا کر سکتے ہیں''

اس میں آپ نے اسلامی اتحاد کی تحریک کے 31 اہم نکات مسلمانوں کے سامنے رکھے۔

جون حضور نے کتاب رنگیلا رسول اور رسالہ ''ورتمان'' امرتسر کے توہین آمیز مضامین کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔

22 جون کتاب رنگیلا رسول کے مصنف راجپال کو تعزیرات ہند کے تحت معمولی سزا ہوئی تھی۔ ہائی کورٹ پنجاب میں اپیل پر جج کنور دلیپ سنگھ نے اس کو بری کر دیا۔ اس پر لاہور کے اخبار 'مسلم آؤٹ لک' کے احمدی ایڈیٹر سید دلاور شاہ بخاری نے عدالتی فیصلہ کے خلاف اداریہ لکھا جس پر انہیں توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا گیا۔ انہوں نے حضور کے مشورہ سے عدالت میں نہایت جرأت مندانہ موقف اختیار کیا ان کے وکیل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے فاضلانہ بحث کی اور مولوی ظفر علی خان صاحب نے ان کے ہاتھ چوم لئے مگر عدالت نے دلاور شاہ صاحب کے خلاف فیصلہ سنایا۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

43

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

خلق مہمان نوازی

جب مدینہ میں نو وارد مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہوا تو یہ لوگ سب سے زیادہ مسلمانوں کے حسن سلوک سے متاثر ہوتے تھے۔ یمن سے آنے والے قافلہ عبدالقیس کے ارکان وفد بیان کرتے تھے کہ مدینہ میں ہمیں جن مسلمان میزبانوں کے ہاں ٹھہرایا گیا انہوں نے خوب ہماری خاطر تواضع کی اس کے بعد جب ہم دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہارا کیسا خیال رکھا اور کیسی مہمان نوازی کی ہم نے کہا کہ انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا نرم بستر اور عمدہ کھانے مہیا کئے اور صبح ہمیں دین کی باتیں سکھائیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 432 دار الفکر العربی)

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے کہ آپ کے خدام نے آنے والے مہمانوں کے دل جیت لئے ہیں۔

کیونکہ یہی آپؐ کی دلی تمنا تھی کہ محبت والفت سے دنیا کو فتح کیا جائے۔

مہمان نوازی کے ایسے ہی خوبصورت واقعات سے صحابہ رسولؐ اور صحابیات کی پاکیزہ زندگیاں عبارت ہیں۔ بالخصوص مہمان نوازی کے ذریعہ تبلیغ کے میدان میں بے لوث خدمات کا جو حق پس پردہ رہ کر خواتین صحابیات نے انجام دیا وہ لائق تحسین و آفرین ہے ان خواتین میں کہیں ہمیں حضرت ام سلیمؓ اپنے بچوں کو بھوکا سلا کر اور خود بھی بھوکے رہ کر رسولؐ اللہ کے مہمان کا اکرام کرتے نظر آتی ہیں تو کہیں حضرت ام شریک جیسی دولت منداور فیاض صحابیہ ہیں جو اپنا مکان تک نو وارد مہمانوں کے لئے پیش کر دیتی ہیں۔

پھر ایک بہترین نمونہ ازواج مطہرات کا ہے کہ رسول اللہ کے پاس آنے والے وفود کی اولین ضیافت کی توفیق انہیں کو ملتی تھی۔ بلکہ بسا اوقات رسولؐ اللہ کی عدم موجودگی میں بھی حضرت عائشہؓ نے از خود بعض وفود کی ضیافت کا ایسا اہتمام کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اور آتے ہی نو وارد وفد سے دریافت فرمایا کہ ان کی کوئی خاطر تواضع بھی ہوئی ہے یا نہیں؟ تو مہمانوں نے خود بتایا کہ ان کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الطہارت باب الاستنشاق)

الغرض مہمانوں کی بے لوث خدمت اور مہمان نوازی بھی دعوت الی اللہ کا ایک عمدہ ذریعہ بن گئی۔ جس میں صحابیات کا نمایاں کردار آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

دعوت الی اللہ اور ذکر الٰہی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''مولوی منشی عبداللہ صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔

دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سنا دو۔ میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے۔ میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کوئی تازہ تحریر یا ''الحکم'' کی کوئی عبارت ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں ہر سال 100 بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

(از خطبہ 25 مارچ 1994ء)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے

فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام

کی روحانی تاثیرات اور سعید روحوں کے انقلاب انگیز واقعات

عبد السمیع خان

قسط دوم آخر

بیعت کرلی

1901ء سے پہلے حضرت مرزا کبیر الدین احمد صاحب اور آپ کے چھوٹے بھائی مرزا حسام الدین صاحب جھانسی میں پولیس میں ملازم تھے وہاں ایک اوورسیئر مشتاق احمد صاحب تھے انہیں کہیں سے حضرت مسیح موعود کی تصنیف ''ازالہ اوہام'' مل گئی۔ مشتاق احمد صاحب شاعر اور علم دوست آدمی تھے اور مرحوم کے دوست تھے انہوں نے مرزا صاحب مرحوم کے پاس مولوی رحمت اللہ صاحب اور پادری فنڈر کی کتابیں دیکھی تھیں۔ وہ یہ جانتے تھے کہ مرحوم کو ردعیسائیت کا شوق ہے اس لئے انہوں نے ''ازالہ اوہام'' مرزا صاحب مرحوم کو دے دی ''ازالہ اوہام'' کو پڑھنے کے بعد مرحوم نے حضرت مسیح موعود کو عریضہ لکھا اور بیعت کرلی۔ (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 158)

شکوک دور ہوگئے

حضرت مسیح موعود کا جب دلی میں نکاح ہوا تو اس وقت حضرت مولوی ابوالحسن صاحب بزدار وہاں بخاری شریف پڑھتے تھے اور اسی محلّہ میں مقیم تھے جہاں حضرت میر ناصر نواب صاحب کا مکان تھا۔ ابتداءً ''ازالہ اوہام'' اور ''آئینہ کمالات اسلام'' کا مطالعہ کیا جن سے سب ہی شکوک دور ہو گئے اور بذریعہ خط بیعت کرلی۔ دسمبر 1900ء میں پہلی مرتبہ قادیان گئے اور دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ قادیان سے واپسی کے بعد دریائے سندھ کے شرقی اور غربی علاقہ میں آپ کے خلاف زبردست مخالفت اٹھ کھڑی ہوئی مگر آپ دیوانہ وار دعوت الی اللہ میں مصروف رہے اور کئی روحوں کو احمدیت میں لانے کا موجب بنے۔ (الحکم 14 فروری، 28 فروری، 7 مارچ 1939ء)۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 164)

رونے لگ گئے

حضرت مولوی سید عبدالرحیم صاحب سونگھڑہ کے ایک قصبہ دریاپور میں سید غلام حیدر صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سونگھڑہ کے ہی مختلف جید علماء سے حاصل کی۔ لیکن حصول علم کا شوق اس قدر تھا کہ اپنی بوڑھی ماں اور نوبیاہتا بیوی کو چھوڑ کر دو دوستوں کے ساتھ پاپیادہ حیدر آباد دکن کی طرف روانہ ہوئے جہاں کے علماء کا شہرہ آپ نے سن رکھا تھا۔ کئی مہینوں کے سفر کے بعد حیدر آباد دکن پہنچے اور مدرسہ محبوبیہ میں داخل ہوئے۔ وہیں حضرت میر محمد سعید صاحب سے شناسائی ہوئی اور انہوں نے ہر پہلو سے آپ پر احسانات کئے۔ مدرسہ سے دستار بندی کے بعد اپنے وطن واپس آنے کے لئے آپ نے سرمایہ جمع کرنے کے لئے ٹیوشن پڑھانی شروع کی۔ پھر کسی جگہ مدرس ہو گئے لیکن بدعات کے خلاف آواز اٹھانے پر آپ کا تبادلہ کردیا گیا۔ قریباً 1900ء میں آپ کو کسی نے بتایا کہ پنجاب میں ایک ایسا شخص پیدا ہوا ہے جو مسیحیت کا مدعی ہے آپ نے فوراً کہا کہ یہ فضول بات ہے، ایسے شخص کی بات سننا ہی نہیں چاہئے۔ .... کچھ عرصہ بعد آپ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حیدر آباد دکن گئے اور حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب کے ہاں قیام کیا۔ حضرت میر صاحب نے بھی یہی تذکرہ کیا آپ دینی معاملات میں سخت مشتعل ہونے والے تھے چنانچہ حضرت میر صاحب کو بھی اپنا پہلے والا جواب سنایا اور کہا کہ جلد ہی اس نئے عقیدے کو اپنے ایک مضمون کے ذریعہ باطل ثابت کر دیں گے۔ حضرت مولانا میر صاحب نے بمشکل آپ کو اس بات پر راضی کیا کہ کہنے والا جو کہتا ہے، اسے پہلے دیکھ تو لو، پھر جو چاہو سو کہنا، اس پر آپ اس لئے راضی ہو گئے تا کہ اس طرح فریق مخالف کے خیالات معلوم کر کے پھر اپنے عقیدہ کی حمایت میں مضمون لکھیں۔

اسی رات نماز عشاء کے بعد حضرت مولوی سعید صاحب نے آپ کو حضرت مسیح موعود کی تصنیف ''ازالہ اوہام'' سنانا شروع کی۔ شروع میں تو آپ کچھ لڑتے جھگڑتے رہے لیکن جلد اول کے ختم ہونے پر بالکل خاموش ہو گئے۔ دوسرا حصہ شروع ہوا تو آنسو بہنے لگے اور اس شعر پر تو زار زار رونے لگے۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کتاب ختم ہوئی تو آپ جو لیٹے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور حضرت میر صاحب سے کہنے لگے کہ مولوی صاحب دیر کیا ہے؟ حق ظاہر ہو چکا ہے۔ میر صاحب فرماتے جلدی ٹھیک نہیں، اور کتابیں بھی دیکھنی چاہئیں اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

چنانچہ دوسری کتابوں کی تلاش ہوئی تو ایک دوسرے عالم سید محمد رضوی صاحب نے رازداری کا پختہ وعدہ لے کر ''توضیح مرام'' اور ''فتح اسلام'' کتابیں چھپا کر دیں۔ آپ نے اپنے ایک رشتہ کے بھائی سید امین اللہ صاحب کو بھی بحث ومباحثہ کے بعد اپنا ہم خیال بنایا۔ اور پھر اپنے دوستوں کو جرأت دلائی کہ سب مل کر بیعت کریں۔ چنانچہ حضرت میر صاحب نے بہت سے لوگوں کی طرف سے بیعت کا ایک خط قادیان لکھ دیا اور اس طرح حیدر آباد دکن میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آ گیا۔

(بدر قادیان، 31 دسمبر 98ء)

استخارہ کے بعد

حضرت حاجی غلام احمد صاحب کا واقعہ بیعت بہت ایمان افروز ہے اس کو کسی قدر تفصیل سے آپ کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

ایک روز کریم بخش صاحب سکنہ موضع حسین چک جو ہمارے گاؤں سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہ ہمارا کاشتکار تھا۔ ایک کتاب ''ازالہ اوہام'' لے کر آیا۔ اس نے کہا میں لدھیانہ سے ماسٹر قادر بخش صاحب (والد مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مربی لندن) سے لایا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں پڑھوں گا۔ چونکہ میں قرآن کریم پڑھا ہوا تھا۔ جب میں نے ''ازالہ اوہام'' کو پڑھا تو اس کی صداقت نے مجھے اپنی طرف کھینچنا شروع کیا۔ ان دنوں تین آدمی ہم اکٹھے رہا کرتے تھے۔ خاکسار راقم چوہدری نجابت علی خاں کرسی نشین، حکیم کوڑے خاں صاحب برادر جیوے خاں، وہ دونوں صاحب فوت ہو چکے ہیں ہر وقت ہمارے مکان پر یہی تذکرہ رہتا۔ کریم بخش مذکور کو اور کتابیں لانے کے لئے کہا گیا۔ چونکہ (ماسٹر) قادر بخش صاحب ان کے دور کے رشتہ میں تھے۔ اس لئے وہ ''ست بچن'' ۔ ''نور القرآن'' ہر دو حصہ اور چند اشتہارات لائے جن کو پڑھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ ہمارے پاس جو مولوی صاحبان آتے۔ ان کے پاس ذکر کرنا شروع کر دیا۔ ان دنوں ہماری مخالفت نہ تھی۔ بعض حضرت مسیح موعود کی بہت تعریف کرتے کہ انہوں نے توحید قائم کر دی ہے۔ بعض یوں تعریف کرتے کہ انہوں نے آریوں اور عیسائیوں کو خوب لاجواب کر دیا ہے۔ بعض نے مخالفوں کی کتابیں بھی ہمیں پڑھنے کو دیں۔ چنانچہ ''تحفہ قادریہ'' جو مولوی عبدالعزیز لدھیانوی نے لکھی تھی۔ اور ایک کتاب قاضی سلیمان پٹیالوی کی تصنیف جو ''ازالہ اوہام'' کے جواب میں لکھی گئی ہمیں پڑھنے کو دیں۔ ان کتابوں کو پڑھ کر ہم خاموش سے ہو گئے۔

پھر ہم نے نماز پڑھ کر دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ اس وقت میری عمر بائیس اور چوبیس سال کے درمیان ہوگی۔ اور استخارہ کرنا شروع کیا کہ اللہ! اگر یہ بندہ تیری طرف سے اور واقعی مسیح موعود اور مہدی ہے تو مجھ پر ظاہر کر۔ چنانچہ ایک دن جب کہ بوقت دوپہر سویا ہوا تھا۔ خواب میں میں نے آسمان پر موٹے اور سنہری خوشخط حروف میں ''مسیح موعود'' لکھا ہوا دیکھا۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی فرماتے ہیں:۔

بیعت کے بعد میں نے ''فتح اسلام'' کو اپنی قلم سے نقل کیا تھا کیونکہ اس کی کاپیاں ختم ہونے کی وجہ سے نایاب تھیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 603)

میں نے پھر بھی دعائیں جاری رکھیں۔ اور ایک رات خواب میں ایک مجمع دکھایا گیا۔ کہ بہت سے لوگ اکٹھے بیٹھے ہیں۔ سب کے لباس سفید براق ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا فرشتے ہیں۔ ایک شخص باہر سے آیا اس نے کہا یہ زمانہ مسیح موعود کا ہے۔ دوسرے نے پوچھا کیا دلیل ہے؟ اس نے کہا کہ صدی پر مجدد ہوتا ہے۔ اس صدی میں سوائے حضرت صاحب کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا یہی دلیل ہے۔ پوچھنے والے نے تصدیق کی کہ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

جب میں خواب سے بیدار ہوا تو مجھے اس سچائی میں کوئی شبہ نہ رہا۔ مگر میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے بیعت نہ کی۔ مگر چوہدری نجابت علی کرسی نشین نے بیعت کر لی اور ایک عورت نے بھی بیعت کر لی۔ ہم اور لوگوں میں بھی ذکر کرتے رہتے۔ جو دیندار شخص باہر سے آتا۔ اس کے پاس بھی ذکر کرتے۔ ان دنوں پلیگ ڈیوٹی پر ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن جو غیر مبائع ہو کر فوت ہو چکے ہیں ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ان کو دیندار دیکھ کر دینی گفتگو شروع کی۔ اثنائے گفتگو میں حضرت مرزا صاحب کا بھی ذکر آ گیا۔ انہوں نے فرمایا۔ میں آپ کا مرید ہوں۔ تو میں بہت خوش ہوا۔ اور نجابت علی خان صاحب کو اس کی اطلاع کی۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے پاس آتے جاتے رہے اور انہوں نے ایک کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' ڈاکٹر اسمٰعیل خان صاحب گڑیانی جو ان دنوں گڑھ شنکر میں متعین تھے سے لے کر ہمیں بھیجی۔ اس سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا۔ ان دنوں جو شخص عمدگی سے نماز پڑھتا اور انگریزی خوان بابو ڈاڑھی رکھتا اس کو احمدی یقین کر لیا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک ڈپٹی صاحب ایک گاؤں میں گئے۔ ایک تعلیم یافتہ سفید پوش انگریزی خوان جس نے ڈاڑھی رکھی ہوئی تھی۔ کو ڈپٹی صاحب نے کہا کہ کیا تو مرزائی ہے؟ اس نے کہا نہیں سفید پوش نے پوچھا جناب نے کس علامت سے معلوم کیا۔ ڈپٹی صاحب نے کہا کہ تعلیم یافتہ طبقہ سے صرف مرزائی عموماً ڈاڑھی رکھتے ہیں۔

آخر جنوری یا شروع فروری 1903ء میں خاکسار راقم اور بشارت علی خاں پوسٹ ماسٹر پنشنر قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بٹالہ سے یکہ پر سوار ہوئے تو تیسرا آدمی قادیان شریف کا تھا جو ہندو تھا اور معمر تھا۔ اس سے میں نے حالات حضرت اقدس دریافت کرنے شروع کئے۔ اس نے کہا کہ مرزا صاحب بہت نیک آدمی تھے بہت عابد تھے مگر چند سالوں سے کچھ جھوٹ ان کی طرف لگ گیا ہے۔ یکہ ہمارا مہمان خانہ موجودہ کے دروازہ پر ٹھہرا۔ اسباب اتارا گیا۔ پہلا آدمی جو ہمیں ملا۔ وہ فلاسفر الہ دین تھا۔ انہوں نے اسباب اپنی حفاظت میں رکھ کر فرمایا۔ جماعت تیار ہے ہم بیت اقصیٰ کو چلے گئے۔ عصر کی نماز ہو چکی تھی درس قرآن کریم شروع ہونے والا تھا۔ عصر کی نماز ادا کی۔ اور درس میں شامل ہو گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب .... اینٹوں کی طرف جو مینارہ کے لئے جمع تھیں پیٹھ کر کے بیٹھ گئے۔ صحن بیت اقصیٰ کے اردگرد احمدی احباب قرآن کریم ہاتھوں میں لئے بیٹھے تھے مولوی صاحب کے سر پر سیاہ لنگی بندھی اور سیاہ رنگ کا چوغہ زیب تن تھا۔ گبرون کا پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ قرآن کریم سے پارہ دوم کے ثلث کے قریب کے حصہ جس میں طلاق کا ذکر ہے۔ آپ نے خاص پیرایہ میں ایک رکوع تلاوت فرمایا۔ جو سننے والوں پر ایک خاص اور عجیب اثر پیدا کر رہا تھا۔ پھر معارف قرآن اور تفسیر بیان کرنی شروع کی۔ ہم وعظ تو سنا کرتے تھے مگر یہاں اور ہی سماں تھا۔ ہمارا دل تو کھنچا گیا۔ میں نے قریب ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہی شخص مسیح موعود ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مولوی نورالدین صاحب ہیں۔ اس پر میں اور بھی خوش ہوا۔ کہ جس دربار کے مولوی ایسے باکمال ہیں وہ خود کیسے بے نظیر ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا۔ آپ یعنی حضرت مسیح موعود کہاں ملیں گے؟ انہوں نے کہا حضور نماز مغرب کے لئے بیت مبارک میں تشریف لائیں گے تو زیارت ہو گی۔ مغرب کے وقت ایک چوبارہ پر جو چھوٹی سی بیت الذکر تھی۔ اس میں گئے۔ نماز مغرب مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضرت صاحب بیٹھ گئے۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ آپ کی شکل متبرک تھی۔ گفتگو ہونے لگی۔ مفتی محمد صادق صاحب اخبار سنانے لگے۔ غرض دیر تک بیت میں تشریف فرما رہے۔ میرے ساتھی بابو بشارت علی خان صاحب نے کہا۔ آؤ بیعت کر لیں۔ میں نے کہا پھر کریں گے۔ صبح کے وقت آپ سیر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ میل دو میل چلے جاتے۔ ان دنوں موضع بسراواں کی طرف جاتے تھے۔

شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی بھی ان دنوں وہاں تشریف فرما تھے۔ وہ بھی سیر کو ہمراہ تشریف لے جاتے۔ راہ میں کوئی ذکر شروع ہو جاتا۔ حضرت اس طرح اس کو بیان فرماتے کہ سننے والا گویا شربت پی رہا ہے۔ ان دنوں یہ روحانی نعمتیں میسر تھیں:۔

☆۔ حضرت اقدس کا سیر میں اسرار حق بیان فرمانا۔

☆۔ مولانا نورالدین کا درس قرآن۔

☆۔ مولوی عبدالکریم صاحب کا امامت میں تلاوت قرآن کریم۔

☆۔ احمد نور کابلی کا خوش الحانی سے بلند اعلان نماز کرنا۔

مجھے حقہ پینے کی عادت تھی۔ میں نے مہمان خانہ اور احمدیہ بازار میں کسی جگہ بھی حقہ نہ دیکھا۔ اس سے متاثر ہو کر میں نے اسی روز حقہ کو خیر باد کہہ دیا۔ کہ جب یہ پاک لوگ اس کو استعمال نہیں کرتے۔ ہمیں بھی نہ کرنا چاہئے۔ مہمان خانہ میں شہزادہ عبداللطیف صاحب کابلی اور احمد نور کابلی کے علاوہ دیگر افغانستان کے احباب بھی فروکش تھے۔ رات کے وقت جب بھی ہماری آنکھ کھلتی تو ان لوگوں کو تہجد پڑھتے دیکھا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد تمام طلباء اپنی اپنی چارپائیوں پر مشغول تلاوت قرآن کریم دیکھے گئے۔ اور ادائیگی نماز کے لئے تمام طلباء ایک ترتیب سے باقطار بیت اقصیٰ میں جاتے۔ اور استاد صاحبان ہمراہ ہوتے۔ ان دنوں ایک دکاندار شیخ غلام احمد صاحب جو شیر فروشی کا کام کرتے تھے۔ ان کی دکان پر بعض لوگ خود ہی حسب ضرورت دودھ پی لیتے۔ اور خود ہی قیمت رکھ جاتے۔ جماعت احمدیہ کی دینی واخلاقی حالت نہایت اعلیٰ دیکھی گئی۔ ایک دفعہ میں مسلسل ایک ماہ قادیان میں رہا۔ جب میں اپنے گاؤں کریام آیا۔ ایک شخص کو گالی نکالتے سنا میں نے کہا پورے ایک ماہ بعد یہ آواز ناشائستہ میرے کانوں میں پڑی ہے۔

اسی طرح چار پانچ یوم گزر گئے تو مغرب کے بعد حسب معمول حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ ہم دونوں نے بیعت کیلئے عرض کیا۔ ہماری عرضداشت قبول ہوئی حضور نے ہمارے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر کلمہ شہادت پڑھ کر اقرار کرایا کہ سچے دل سے کہو کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 77 تا 81 احمدیہ بک ڈپو ربوہ۔ 1961ء)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلہ فرماتے ہیں:۔

جب حضور کو مسیح موعود ہونے کا الہام ہوا تو میرے دوست منشی اروڑا صاحب نے ذکر کیا کہ ایک بڑا ابتلاء آنے والا ہے وہ قادیان سے یہ الہام سن کر آئے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا مگر انہوں نے نہ بتلایا مگر یہی کہتے رہے کہ ایک بڑا ابتلاء آنے والا ہے۔ اس پر میں خود قادیان چلا گیا تو حضور نے فرمایا کہ ہمیں یہ الہام ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت عرض کیا کہ حکم ہے کہ جو شخص اس کا زمانہ پائے وہ میرا سلام انہیں پہنچا دے اسی لئے میں حضور کو سلام پہنچاتا ہوں۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جس اخلاص اور محبت سے کپورتھلہ والوں نے مانا ہے اس کی نظیر کم ہے اس کے کچھ دن بعد میں نے واپسی کی اجازت چاہی کہ اپنے دوستوں کو جا کر اطلاع دوں۔ حضور نے فرمایا آپ ذرا ٹھہریں میں ایک کتاب ''فتح اسلام'' لکھ رہا ہوں۔ وہ چھپ جائے تو لے کر جائیں میں ایسے دلائل دوں گا کہ مخالفوں کو ڈھونڈو گے تو گھر سے نہ ملیں گے۔ میں کپورتھلہ واپس آ گیا تو منشی اروڑا صاحب محمد خان صاحب سے اس دعویٰ کا ذکر کر چکے تھے اور دونوں میرے انتظار میں یکہ خانہ کپورتھلہ پر جایا کرتے تھے میں جب واپس آیا تو میں نے یکے میں سے ہی کہا کہ ہمارا تو پہلے ہی ایمان ہے۔ آپ (منشی اروڑا صاحب) یہ کیا ابتلاء لئے پھرتے ہیں۔ اس پر دونوں صاحب مجھ سے لپٹ گئے (بغل گیر ہو گئے) کہ ہم اب تین ہو گئے۔ پھر ہم نے اسی وقت بلا توقف جا کر منشی عبدالرحمٰن صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے معاً کہا آمنا وصدقنا۔

(روایات ظفر)

یقین آ گیا

حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہرہ ککے زئیاں اپنے خودنوشت حالات میں لکھتے ہیں کہ:۔

''بعد امتحان میٹریکولیشن میں یکم جولائی 1887ء کو رسالہ نمبر 17 بنگال کیولری متعینہ چھاؤنی فیروزپور میں بعہدہ انگلش سکول ماسٹر ملازم ہو گیا۔ میرے اسسٹنٹ منشی خیرالدین صاحب جو ریاست مالیرکوٹلہ کے ایک معزز جاگیردار خاندان سے تھے، مقرر ہوئے، آپ کو فارسی زبان کا اچھا ملکہ تھا اور آپ پہلے احمدی تھے۔ آپ کو حضرت صاحب کی کتابوں کا بڑا شوق تھا چنانچہ جو بھی کتاب وہ منگواتے مجھے ضرور مطالعہ کے لئے دے دیتے۔ میں اس کو بڑے غور اور ٹھنڈے دل سے پڑھتا اور جو بات میری عقل اور فہم سے بالاتر ہوتی میں اسے ہمیشہ بحوالہ خدا کرتا رہا اور کبھی دل میں نہ کسی قسم کا شک پیدا ہوا اور نہ ہی اعتراض، نکتہ چینی یا عیب جوئی کا خیال آیا۔ قصہ مختصر یہ کہ 26/اکتوبر 1891ء کو ہمارا رسالہ چھاؤنی فیروزپور سے تبدیل ہو کر چھاؤنی لورالائی ملک بلوچستان کو چلا گیا۔ چونکہ رسالہ سڑک سوار پیدل جا رہا تھا ہم لوگ ماہ دسمبر میں براستہ منٹگمری، ملتان، ڈیرہ غازی خان وغیرہ میدانی اور پہاڑی علاقہ طے کرتے ہوئے لورالائی پہنچے۔ یہاں رسالہ دو سال رہا۔ یہیں مجھے صوفیائے کرام کی کتابوں اور مثنوی شریف پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام بھی چھپ کر پہنچ گئی ہم نے کتاب مذکور کو بغور پڑھا۔

چندوں میں تو میں شروع اپریل 1906ء میں شامل ہو گیا تھا مگر ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ایک دن میں قرآن شریف پڑھ رہا تھا تو مجھے سیاق وسباق سے یقین آ گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی فوت ہو چکے ہیں اب ان کا دوبارہ آنا ناممکن الوقوع ہے۔ غرضیکہ قرآن شریف کی رہنمائی اور احمدی احباب کے فیض صحبت سے متاثر ہو کر میں نے دستی بیعت کرنے سے پہلے بذریعہ خط 1906ء میں حضرت صاحب سے مع بیوی اور تین بچوں (2 لڑکے اور ایک لڑکی) بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر اخیر ماہ ستمبر 1907ء میں اپنے عزیز ملک جلال الدین صاحب سکنہ دھرم کوٹ بگہ کو ہمراہ لے کر قادیان گئے اور نماز ظہر کے بعد بیت مبارک میں خاص حضرت صاحب کے دست مبارک پر ہم دونوں نے بیعت کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 168)

دین کا منور چہرہ

حضرت چوہدری غلام حسن صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ساکن لوریوالہ ضلع گوجرانوالہ (وفات 26 دسمبر 1933ء) حضرت مسیح موعود کے مخلص رفقاء میں سے تھے آپ اپنے حالات میں رقم طراز ہیں:۔

''میں مشن سکول میں تعلیم پاتا تھا جب دین حق کی برائیاں جو انجیل پڑھانے والا استاد بیان کرتا تھا اس کے متعلق گھر آ کر اپنی بیت کے مولوی سے دریافت کرتا تھا تو وہ میری تسکین کرنے کی بجائے یہ کہہ دیا کرتا تھا کہ ہم اس لئے تم کو منع کرتے تھے کہ انگریزی نہ پڑھو عیسائی ہو جاؤ گے............ آخر مجبور ہو کر خاموش ہو جاتا۔ جب طالب علمی کا زمانہ ختم ہو گیا اور ملازمت اختیار کی تو سر سید کی تفسیر اور ترجمہ صحیح بخاری و مسلم خریدی گئیں۔ ان کو پڑھنے سے کچھ معلومات وسیع ہو گئیں اور قرآن کریم کے بار ہا معنے پڑھنے سے علم میں ترقی ہو گئی مگر پوری پوری تسکین نہ ہوئی اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم بھی کانوں میں پہنچی اور جب علماء سے دریافت کیا گی تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شخص منسوخ قرآنی آیتوں پر عمل کرتا ہے۔ اب دل میں اور شبہ پیدا ہو گیا کہ قرآن کریم بھی ایسی کتاب ہے کہ اس پر بھی عمل درست نہیں اسی اثنا میں میرے ایک دوست نے ازالہ اوہام ہم کو پڑھنے کے لئے بھیجی جس کو میں نے بڑے غور سے پڑھا میرے بہت سے شکوک رفع ہو گئے پھر اور کتابیں منگا کر پڑھتا رہا۔ جب یہ پڑھا کہ قرآن کریم کا ایک لفظ بھی منسوخ نہیں ہوا اور متشابہات اور محکمات کی بحث کو پڑھا تو دل باغ باغ ہو گیا اور دین حق کا منور چہرہ مجھ کو نظر آ گیا تو میں مسیح موعود کے قدموں میں جا گرا اور بیعت کر لی''۔

(الحکم 14 جنوری 1934ء)

خاص لذت

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب فرماتے ہیں:۔

''جن دنوں میں مڈل کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا ایک شخص پادری عزیز الدین نامی جو پٹھانوں سے عیسائی ہوا تھا پشاور میں تھا اور میاں محمد صاحب کتب فروش کی دکان پر آیا کرتا تھا۔ اور میں بھی وہاں جایا کرتا تھا۔ اس طرح پادری صاحب سے واقفیت ہو گئی اور میاں محمد صاحب نے بھی میری سفارش کی۔ کہ اگر مجھے ضرورت ہو تو وہ انگریزی میں مجھے مدد دیا کرے۔ چنانچہ میں کبھی کبھی ان کے مکان پر جایا کرتا جب میں ان کے مکان پر جاتا تو وہ ضرور ہی مذہبی بات چیت شروع کر دیتے۔ اور اعتراض کرتے۔ جس کا مجھے جواب نہ آتا۔ جب میں ان اعتراضات کو اپنے مولوی صاحبان کے آگے پیش کرتا تو وہ بجائے ان کا جواب دینے کے الٹا مجھ پر ناراض ہوتے اور کہتے تم پادری عزیز الدین کے پاس نہ جایا کرو۔ جس سے میرے دل میں شبہات پیدا ہونے لگے۔ طبیعت میں تحقیقات کا مادہ تھا اور کوئی بات بلا سوچے سمجھے ماننے کو جی نہ چاہتا تھا۔ اسی اثناء میں کسی نے مجھے حضرت مولانا غلام حسن خان صاحب کے متعلق بتایا۔ کہ ان کے آگے یہ اعتراض پیش کریں۔ وہ جواب دیں گے۔ چنانچہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اعتراضات پیش کئے۔ مولانا صاحب نے ایسے جواب دیئے کہ تمام شبہات دور ہو گئے۔ اب تو میں پادری صاحب کے سر پر سوار ہو گیا۔ پادری صاحب مولانا صاحب کو جانتے تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ میں مولانا صاحب کے پاس جاتا ہوں۔ تو وہ مجھ سے مایوس ہو گئے۔ پہلے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ مجھے عیسائی بنا لیں گے۔ ان کے ساتھ دو ایک دفعہ میں گرجے بھی گیا۔ اور ان کی نماز میں شامل ہوا۔ مگر حضرت مولانا صاحب کی صحبت کے بعد وہ مجھ سے کترانے لگا اب میں اپنے اندر ایک طاقت محسوس کرنے لگا۔ پہلے تو میں پادری صاحب سے مذہبی بات چیت کرنے سے ڈرتا تھا اور اب میں خود ان سے ابتداء کرتا۔ ایک دفعہ ان کے مکان پر ہی ہم دونوں نے سجدہ میں گر کر دعا کی کہ جو مذہب حق ہے اس پر ہم دونوں کو چلائے۔ اور صراط مستقیم کی ہدایت کرے۔ اسی عرصہ میں میں نے مولانا صاحب سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ میرے ساتھ میر مدثر شاہ صاحب اور دلاور خان صاحب بھی پڑھا کرتے تھے۔ مولانا صاحب سے یہ درس کا سلسلہ میرے آٹھویں جماعت میں پڑھنے کے زمانہ سے انٹرنس کا امتحان دینے تک تقریباً دو سال یعنی جب تک میں پشاور رہا جاری رہا۔ مولانا صاحب بھی مجھ سے بڑی محبت کرتے اور مہربانی سے پیش آتے۔ مجھے علم ہو گیا کہ مولانا صاحب کسی شخص کے جو قادیان میں ہے اور اپنے آپ کو مہدی اور مسیح کہتا ہے مرید ہیں۔ میں نے ایک دن مولانا صاحب سے مرزا صاحب کی کوئی کتاب مانگی۔ آپ نے مجھے ''ازالہ اوہام'' دیا۔ ان دنوں میں انٹرنس کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا۔ ازالہ اوہام میں نے چند دن میں ختم کر لی۔ یہ پڑھ کر مجھے حضرت صاحب کی صداقت پر یقین ہو گیا۔ یہ 1896ء کا آخر تھا۔ اسی وقت میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا جس کا جواب مولانا عبدالکریم صاحب کی قلم سے گیا۔ کہ حضرت صاحب بیعت قبول فرماتے ہیں۔ (الحمد للہ) استغفار بہت پڑھا کریں۔ نماز کا میں شروع سے پابند رہا ہوں۔ بیعت کے بعد میں نماز میں خاص لذت محسوس کرنے لگا۔ (رفقاء احمد جلد 10 ص 17)

شوق پیدا ہوا

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

''شیخ عبداللہ صاحب جوان صالح ہیں۔ رشد کے آثار اور اتقا کے نشان ان کے بشرہ سے ظاہر ہوتے ہیں.......... یہ مجھ سے کہتے تھے کہ ازالہ اوہام کے دیکھنے سے مجھے (دین) کا شوق پیدا ہوا اور جب پیشگوئی جو آتھم کے رجوع الی الحق یا موت کی تھی اس کا رجوع الی الحق ہونا اور موت سے بچنا پوری ہو گئی۔ سچے دل سے (ایمان) لایا اور امام وقت کی شناخت حاصل ہوئی''۔

(نور القرآن نمبر 2۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 454,455 حاشیہ)

دوبارہ مطالعہ کیا

حضرت حاجی مہر محمد صاحب کملانہ فرماتے ہیں:۔

''میری بیعت 1895 کی ہے۔ بیعت کی تحریک اس طرح ہوئی کہ ہمارے گاؤں کے قریب قتال پور میں ایک شخص رہتے تھے ان کا نام خالق داد خاں گوندل تھا.......... انہوں نے حضرت صاحب کی کتاب ''ازالہ اوہام'' پڑھنے کیلئے دی میں نے وہ کتاب ان سے لے لی۔ گھر آ کر اسے پڑھنا شروع کیا۔ مجھے پر کتاب کا بہت اثر ہوا۔ میں نے اسے جادو سے تعبیر کیا اور کتاب کو غصہ میں پرے پھینک دیا...... چھ سات روز کے بعد پھر خیال آیا کہ کتاب کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ چنانچہ کتاب کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا آخر مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور یہ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہیں.......... آخر ہم نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

(ماہنامہ انصار اللہ جولائی 1962ء ص 37,38)

شرح صدر

حضرت مستری قطب الدین صاحب موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا فرماتے ہیں:۔

''میرے احمدیت میں داخل ہونے اور ایمان لانے کا اصل باعث کتاب آسمانی اور ازالہ اوہام تھی۔ جن سے میرا شرح صدر ہوا اور میں نے بیعت کر لی۔

میں جب آپ کی کتابوں کو پڑھ رہا تھا تو سب سے پہلے میں نے بڑے زور سے اپنے استاد کو دعوت الی اللہ شروع کی۔ میں وہی دلائل پیش کرتا تھا جو آپ نے بیان فرمائے ہیں وہ میرے ان دلائل کو توڑ نہ سکے......

یہ قوت میں نے حضور کی کتابوں اور حضور کے دلائل میں دیکھی کہ کوئی سامنے نہ آتا تھا..........

1894ء میں میں پہلی دفعہ قادیان آیا۔ حضور کے دست مبارک پر بیعت کی۔

(الحکم قادیان 14 / اگست 1935ء)

دعا کے بعد

حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی فرماتے ہیں:۔

''1891ء میں کوشش کر کے میں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی۔ اس وقت میں احمدی نہیں تھا۔ لیکن حضرت صاحب کا ذکر سنا ہوا تھا۔ مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیر دین صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی میں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی۔ اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے۔ اس کے چند روز بعد...... میں نے بیعت کر لی..........''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 113 روایت نمبر 659)

دل نور سے بھر گیا

مکرم رحمت علی مسلم صاحب لکھتے ہیں:۔

''میں (رحمت علی مسلم) نے وظیفہ حاصل کر کے انگریزی اردو اور فارسی کے ساتھ میٹرک کا امتحان پاس کیا تو سند لینے چار میل دور ہائی سکول گیا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب گھر جا چکے تھے۔ چوکیدار کی راہنمائی میں گھر ہی چلا گیا۔ سند حاصل کر کے میں نے موقعہ غنیمت جان کر مکرم سید اقبال حسین شاہ صاحب سے دریافت کیا ''آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے۔ آپ تو احمدی ہیں'' ہیڈ ماسٹر شاہ صاحب قرآن مجید لائے اور محبت سے توفیتنی کا مطلب سمجھایا۔

میں نے فوراً کہا اگر یہ بات ہے تو میں بھی احمدی ہوتا ہوں تسلی کیلئے مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام لے گیا اور والد صاحب کے ڈیرے پر جامن کے درخت تلے گھر والوں سے چھپ کر پڑھتا رہا۔ دل نور ایمان سے بھر گیا۔ پھر سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ہوا میں شاہ صاحب کے حکم سے ڈھول پیٹ کر اعلان کرتا رہا۔ سکھوں کا علاقہ تھا انگریزوں کی حکومت تھی۔ ختم نبوت کا مسئلہ بھی سمجھ میں آ گیا۔ میرا ایک دوست یوسف نائی تھا وہ میرے دور رشتہ دار پکڑ لایا مگر وہ شرمندہ ہو کر واپس گئے اور گالیاں دیتے رہے۔

(الفضل 29 ستمبر 2001ء)

بالشوزم کا انجام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''بعض تعلیمیں کہنے کو بڑی اچھی ہوتی ہیں مگر عملی رنگ میں وہ نہایت ہی ناقص ہوتی ہیں۔ اسی طرح بالشوزم کے موجودہ نظام پر نہیں جانا چاہئے وہ اس وقت زار کے ظلموں کو یاد رکھے ہوئے ہیں جس دن یہ خیال ان کے دل سے بھولا پھر طبعی احساس کہ ہماری خدمات کا ہم کو صلہ ملنا چاہئے ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے گا۔ نئی پود بغاوت کرے گی اور اس تعلیم کی ایسی شناعت ظاہر ہوگی کہ ساری دنیا حیران رہ جائے گی۔ لیکن اسلامی طریق میں بغاوت کا کوئی امکان نہیں۔''

''نظام نو'' ص 98 تقریر جلسہ سالانہ 1942ء

حاجی لطیف احمد صاحب

ڈرائیونگ کے چند اصول

جوں جوں آبادی بڑھ رہی ہے ویسے ہی گاڑیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں گاڑیوں کے فوائد ہیں وہاں حادثات کی شکل میں نقصانات بھی اُٹھانے پڑتے ہیں۔ ان نقصانات وحادثات سے بچنے کے لئے ٹریفک کے اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہر ڈرائیور سے ایکسیڈنٹ ہو سکتے ہیں لیکن اگر اصولوں کو مدّ نظر رکھ کر ڈرائیونگ کی جائے تو حادثات سے بچا جا سکتا ہے۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ گاڑی پارک کریں تو اس طرح سے کہ کسی کو تکلیف نہ ہو یعنی کسی گاڑی کے آگے یا گاڑی کے پیچھے نہ کھڑی کریں تا کہ کوئی گاڑی بلاک نہ ہو۔ پھر پارکنگ میں جس طرح اور گاڑیاں درست کھڑی ہیں اسی طرح کم سے کم جگہ میں اُن کے متوازی کھڑی کریں۔

ڈرائیور کو دوران ڈرائیونگ کئی فیصلے کرنا ہوتے ہیں یعنی دو تین گاڑیاں آگے سے آ رہی ہیں اور چار پانچ میرے آگے جا رہی ہیں جن کو میں نے اوورٹیک کرنا ہے تو اس طرح سب گاڑیوں کی رفتار اور فاصلے کا اور اپنی رفتار کا غور وفکر کے بعد تعین کر کے فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ میں پہلے اوورٹیک کروں یا آگے سے آنے والی سب گاڑیاں کراس کر لیں تو پھر اوورٹیک کروں۔ میرے تجربے کے مطابق %80 ایکسیڈنٹ جلد بازی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اگر ہر ڈرائیور ٹھنڈے مزاج سے ڈرائیونگ کرے اور ’’پہلے آپ‘‘ کا اصول اپنانے سے کام لے تو کبھی بھی ایکسیڈنٹ نہ ہو۔ آج کل ہر ڈرائیور جلدی میں نظر آتا ہے اور سڑک پر صرف اپنا حق سمجھتا ہے اسی بنا پر زیادہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں۔

ہر ڈرائیور کو احساس ذمہ داری ہونا چاہئے وہ اسی طرح کہ زندگی بڑی قیمتی ہے اپنی ہو یا دوسروں کی۔ اگر احساس ذمہ داری ہو گا تو بہر حال ڈرائیونگ میں تحمل پیدا ہو گا۔ اور حادثات کم ہوں گے۔ دوران ڈرائیونگ اپنی رفتار کے مطابق سڑک کے ماحول پر نظر رکھنی چاہئے۔ اپنی نظر کو دائیں بائیں اور سیدھا دور تک دوڑاتے رہنا چاہئے۔

ہمارے ملک کا نظام بائیں طرف ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسی غلطی کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں جو عام طور پر کی جاتی ہے۔ وہ غلطی ہے دایاں موڑ کاٹتے ہوئے۔ موڑ والی سڑک کا نظروں نظروں میں نصف کا تعین کرنا ہے پھر سڑک کے آدھے بائیں حصہ کو استعمال کرنا چاہئے۔ نہ کہ دائیں نصف کو۔ اگر دائیں آدھے نصف کو استعمال کریں گے تو جو گاڑی آگے آتے ہوئے اپنا بایاں نصف استعمال کر رہی ہے وہ کدھر جائے گی۔

ٹریفک کے اصول جو دنیا میں رائج ہیں اگر ان پر سختی سے عمل کیا جائے تو حادثات بالکل نہ ہوں۔ جہاں جہاں بھی روشنیوں کے ذریعے چلنے اور رکنے کا نظام ہے وہ ہر ڈرائیور بلکہ ہر شخص کے لئے بہت مفید ہے جن لوگوں نے اس نظام کی خلاف ورزی کی اور تیز رفتاری اور جلد بازی کا مظاہرہ کیا وہ مہلک حادثہ کے شکار ہوئے۔

میں نے اپنے ایک عزیز کو دوران تربیت یہ بات سمجھائی تھی کہ رات ہو یا دن ہو لائٹ سگنل کا بہر حال احترام کرنا ہے۔ ایک دفعہ رات کے وقت ملک سے باہر جب کہ دور دور تک کوئی گاڑی نظر نہیں آ رہی تھی اور وہ جلدی میں تھے اُن کو رکنے کا سگنل تھا وہ نہ رکے دائیں طرف سے ایک گاڑی بڑی تیز رفتاری سے آ رہی تھی اُس کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ پولیس کی کارروائی سے فارغ ہو کر مجھے بتایا کہ رات کو آپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور ایکسیڈنٹ ہو گیا۔

ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب کسی روٹ پر پہلی دفعہ جانے کا اتفاق ہو تو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے پہلی احتیاط تو یہ ہے کہ رفتار زیادہ تیز نہ ہو اگر یکدم کوئی موڑ یا سپیڈ بریکر آ جاتا ہے تو اس کا سامنا کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے اگر رات کا سفر نئی سڑک پر آ جائے تو رفتار میں کمی کر دینی چاہئے۔

رات کے سفر میں لائٹ کو اونچا نیچے کرنے کی صحیح مشق ہونی چاہئے آگے سے آنے والی گاڑی کی سہولت کی خاطر لائٹ مدھم کر لینی چاہئے آگے سے آنے والی گاڑی فل لائٹ میں آ رہی ہے تو اس کو ڈپرّ استعمال کر کے توجہ دلانی چاہئے کہ وہ لائٹ کو مدھم کر لے۔ اگر وہ مدھم نہیں کرتا تو پھر خود رفتار آہستہ کر کے اپنی انتہائی بائیں طرف کی سڑک استعمال کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کے آگے کوئی ایسی چیز جا رہی ہو جس کی بیک لائٹ نہ ہو اور آپ تیز رفتار جا رہے ہیں تو ایسی صورتحال میں گاڑی کا روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34347 میں Wagito Tabir B.A ولد Mr.Mastabir (Late) پیشہ ٹیچر عمر 66 سال بیعت 1951ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع جابر انڈونیشیا مالیتی -/30000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Wagito Tabir BA ولد Mr.Mastabir انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Asep Kurinadi وصیت نمبر 28110 گواہ شد نمبر 2 Enang Bahrudin وصیت نمبر 29508

مسل نمبر 34348 میں منصور احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی پیشہ فزیشن عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 9-12-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9700 ڈالر ماہوار بصورت فزیشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منصور احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی امریکہ گواہ شد نمبر 1 احمد ٹی ملک امریکہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز اے خان امریکہ

مسل نمبر 34349 میں Osman Seker ولد Mr. Hasansekr پیشہ اکاؤنٹنگ عمر 32 سال بیعت 1999ء ساکن استنبول ترکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TL225000000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Osman Seker ولد Mr. Hasan Seker ترکی گواہ شد نمبر 1 Kubilay Gil ولد Mr. Aliihsan Gil ترکی گواہ شد نمبر 2 محمد احمد راشد مربی سلسلہ وصیت نمبر 24623

مسل نمبر 34350 میں Kubilay Gil ولد Mr. Ali Ihsan پیشہ اکاؤنٹنگ عمر 30 سال بیعت 1995ء ساکن استنبول ترکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TL615000000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Kubilay Gil ولد Mr. Ali Ihsan ترکی گواہ شد نمبر 1 Osman Seker ولد Mr. Hasan Seker ترکی گواہ شد نمبر 2 محمد احمد راشد مربی سلسلہ وصیت نمبر 24623

مسل نمبر 34351 میں مسز یاسمین گل زوجہ Mr. Kubilay Gil پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت 1995ء ساکن استنبول ترکی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-2-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 110 گرام 9 ملی گرام مالیتی -/TL264000000 روپے۔ 2- فلیٹ مالیتی -/TL8300000000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/USD$1000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TL40000000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر

انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ .... سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مسز یاسمین گل زوجہ Mr. Kubilay Gil ترکی گواہ شد نمبر 1 Mr. Ali Ihsan ولد Kubilay Gil ترکی گواہ شد نمبر 2 محمد احمد راشد مربی سلسلہ وصیت نمبر 24623

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✪ محترم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری افضل احمد صاحب وڑائچ محلہ دارالنصر غربی ربوہ جو 3- اگست 2002ء کی صبح کسی نامعلوم حملہ آور کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوگئی تھیں' تقریباً چار یوم تک الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں رہنے کے بعد 7- اگست 2002ء کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گئیں۔ اس فائرنگ کے دوران آپ کی بہو اور بیٹا مکرم نصرت احمد وڑائچ صاحب موقع پر ہی وفات پا گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومین کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اکرم ہنجرا صاحب بابت ترکہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ)

✪ مکرم محمد اکرم صاحب ہنجرا ساکن موضع سمندر ڈاک خانہ بھوانہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 3/153/13 امانت تحریک جدید میں مبلغ 67,468 روپے بیلنس موجود ہے۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد اکرم ہنجرا صاحب (خاوند)
(2) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (دختر)
(3) مکرم محمد ظفر اللہ صاحب (پسر)
(4) محترمہ فریدہ بیگم صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ (دختر)
(6) مکرم محمد یحییٰ صاحب (پسر)
(7) مکرم عطاء اللہ صاحب (پسر)
(8) مکرم سیف اللہ صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

نکاح

✪ مکرمہ حنا علی صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مبارک علی اصغر صاحب حلقہ گلشن پارک کا نکاح ہمراہ مکرم قمر الحق صاحب ابن مکرم افتخار الحق صاحب ٹورانٹو کینیڈا دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے مورخہ 12 جولائی 2002ء کو دارالذکر میں پڑھا۔ احباب جماعت دونوں خاندانوں کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✪ مکرم ڈاکٹر عبدالجبار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم محمد قاسم صاحب دارالرحمت وسطی کافی عرصہ سے شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں کمر پر پھوڑوں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

✪ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب لکھن محلہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ کی اہلیہ محترمہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل شفایابی سے نوازے۔ آمین

قرارداد تعزیت

✪ جملہ سٹاف ممبران نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ اپنے مہربان دوست مکرم چوہدری نصرت احمد صاحب وڑائچ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی کی المناک وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔

ان کی اہلیہ صاحبہ اور والدہ صاحبہ کی ناگہانی وفات پر بھی گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔

نصرت احمد صاحب کے معصوم بچوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی گود میں رکھے اور صبر جمیل سے نوازے۔

جملہ سٹاف نصرت احمد صاحب کی ہمشیرہ و بہنوئی اور دیگر رشتہ داروں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

خون کا عطیہ دیکر قیمتی جانیں بچائیں۔

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

چین اور روس کی مشترکہ دفاعی حکمت عملی

چین اور روس دہشت گردی کے خلاف ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔ دونوں ممالک ایک معاہدے کے تحت دوطرفہ مفادات کے تحفظ' قوانین پر عمل درآمد' برابری' تعاون کو فروغ اور دہشت گردی کی مخالف ریاستوں میں سیکورٹی خطرات کو کم کرنے میں مدد کریں گے۔ معاہدے پر دستخط چینی وزیراعظم اور ان کے ہم نصب نے کئے۔ اس موقع پر دونوں رہنماؤں نے مشترکہ کانفرنس میں کہا کہ امریکہ دہشت گردی کے خلاف دہرا معیار اپنائے ہوئے ہے۔ اس کے لئے دفاعی حکمت عملی ضروری تھی۔

اسلحہ انسپکٹر برطانیہ نے کہا ہے کہ امریکی حملہ ٹالنے کیلئے عراق اسلحہ انسپکٹروں کو بغداد واپسی کی اجازت دے۔ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ صدام عالمی امن وسلامتی کیلئے خطرہ ہے۔ صدام کے پاس تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں۔ صدام نے یہ رویہ تبدیل نہ کیا تو حملہ کر دیا جائے گا۔ فوجی کارروائی کا اختیار اب صدام کے ہاتھ میں ہے

بھارتی فوجی ذہنی مریض بن گئے سرحدوں پر مسلسل کشیدگی کے باعث بھارتی فوجی ذہنی مریض بن گئے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق 9 ماہ سے تعینات فوجیوں نے مسلسل تعیناتی کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔

امریکی نائب وزیر خارجہ کا دورہ روس نے پاک بھارت کشیدگی کم کرنے کیلئے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹج کے جنوبی ایشیا کے دورے کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں بہتری کے امکان کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک اس کے لئے مناسب اقدام نہ اٹھائے جائیں ایسا ناممکن ہے۔ پاک بھارت تصادم سے ساری دنیا متاثر ہوگی کشمیریوں کو انصاف ملنا چاہئے' روسی نائب وزیر خارجہ نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ صدام کے خلاف امریکی فوجی کارروائی کے منفی اثرات مرتب ہونگے۔ عراق کے القاعدہ کے ساتھ تعلقات کے ثبوت نہیں ملے۔ امریکی دباؤ پر صدر مشرف جو اقدامات کر رہے ہیں ناکافی ہیں۔ دہشت گردی کے کیمپوں کے خاتمہ تک پاک بھارت تعلقات بہتر نہیں ہوسکتے۔

جمہوریت کا فروغ امریکہ کے صدر جارج واکر بش نے کہا ہے کہ مشرف کی زیرنگرانی پاکستان میں جمہوریت کا فروغ چاہتے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف صدر مشرف کا کردار قابل تعریف ہے۔ پاکستانی حکومت الیکشن میں عوام کو موقع دے تاکہ وہ مناسب طریقے سے اپنی رائے کا اظہار کرسکیں۔ امریکہ پاکستان میں رونما ہونے والے واقعات کی نگرانی کرتا رہے گا۔ ہم القاعدہ نیٹ ورک کے خلاف مہم میں جنرل مشرف کے ساتھ ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں آپریشن مقبوضہ کشمیر کے ضلع ڈوڈہ میں بھارتی فوج نے آپریشن کرتے ہوئے 147 مکانات گن پاؤڈر چھڑک کر جلا دیئے ہیں۔ ایک مسجد بھی شہید اور ایک تین سالہ بچی جاں بحق ہوگئی۔ درجنوں خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ 5 کشمیریوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ درجنوں زخمی ہوگئے۔

مقبوضہ کشمیر میں وحشیانہ شٹر ڈاؤن مقبوضہ کشمیر میں بھارت کی طرف سے انتخابی ڈرامے اور ضلع ڈوڈہ میں بھارتی فوج کے وحشیانہ تشدد کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروباری ادارے' سرکاری دفاتر' سکول اور نجی ادارے بند رہے۔ بھارتی حکومت کی پالیسیوں کے خلاف کشمیری عوام نے زبردست احتجاجی مظاہرے کئے اور نام نہاد انتخابات کو مسترد کر دیا۔ ہڑتال کی اپیل دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی نے کی تھی۔ کشمیری لیڈر عبدالغنی بٹ نے کہا کہ کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حق خودارادیت دیا جائے۔

تین لاکھ ٹن گندم مصر کی وزارت تجارت نے کہا ہے کہ پاکستان سے تین لاکھ ٹن گندم خریدی جائے گی۔ مصر کا پرائیویٹ شعبہ اس سے قبل 25 ہزار ٹن گندم پاکستان سے خرید چکا ہے۔

3 لاکھ غیرقانونی طور پر مقیم باشندے امریکہ میں اس وقت تین لاکھ سے زائد افراد غیرقانونی طور پر رہائش پذیر ہیں۔ جن میں سے اڑھائی لاکھ لاطینی امریکہ کے ممالک اور باقی دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستانیوں کی تعداد 5 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ جن میں سے قبل ازیں 131 اور اب 95 پاکستان ڈی پورٹ کئے گئے ہیں۔ جبکہ 199 پاکستانی اب بھی امریکہ کی جیلوں میں ہیں۔ امریکی حکام نے 140 پاکستانیوں سے پوچھ گچھ کرکے تین دن کے اندر ملک چھوڑنے کا حکم دیا اور معروف فوجی اڈے ''الیگزینڈریا'' پہنچایا۔ جہاں پاکستانی سفارتکاروں نے چھان بین کرکے 95 افراد کو پاکستانی قرار دیا۔ اور باقی افراد ایرانی وافغانی نکلے۔

بقیہ صفحہ 1

سے ہو رہا ہے جو خدام اور اطفال اس میں شامل ہونا چاہیں وہ فی الفور دفتر خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ سے رابطہ کریں۔

نیز ایسے تمام خدام و اطفال سے گزارش ہے کہ مورخہ 26 اگست 2002ء بروز سوموار بوقت 6:15 بعد نماز عصر گراؤنڈ میں تشریف لے آئیں۔

نوٹ: کوچنگ کیمپ کے دوران کھلاڑیوں کا انتخاب بھی کیا جائے گا۔

(مہتمم صحت جسمانی)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	26-اگست	زوال آفتاب	:	1-10
سوموار	26-اگست	غروب آفتاب	:	7-43
منگل	27-اگست	طلوع فجر	:	5-13
منگل	27-اگست	طلوع آفتاب	:	6-38

آئینی ترامیم پر اظہار تشویش امریکہ کی لاعلمی ہے

پاکستان نے آئینی ترامیم پر امریکہ کی تشویش کو لاعلمی پر مبنی قرار دیا ہے- دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد کے مطابق امریکی ترجمان نے کہا کہ پاکستان جمہوریت کی راہ اختیار کرے انتخابات وقت پر ہو رہے ہیں- تمام جماعتیں اس میں حصہ لے رہی ہیں جمہوریت کا راستہ اس کے علاوہ کیا ہوتا ہے- آئینی ترامیم سپریم کورٹ کے دیئے ہوئے اختیار کے تحت ہو رہی ہیں- سب کچھ بالکل درست ہے- تبصرے کرنے والے صورتحال سے پوری طرح باخبر ہیں- انہوں نے کہا کہ صدر مشرف نے آئینی ترامیم کی تجاویز پر تقریباً دو ماہ بحث کا موقع دیا- ملک بھر میں تفصیل سے بحث ہوئی- معاشرے کے تمام شعبوں' سیاست دانوں' دانشوروں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں نے ان ترامیم پر تبادلہ خیال کیا- انہوں نے کہا آپ نے نوٹ کیا ہو گا کہ مجوزہ ترامیم میں سے کئی ترک کر دی گئی ہیں- ترجمان وزارت خارجہ اے ایف پی کو انٹرویو دے رہے تھے-

پاکستانی چوکی پر بھارت کا زمینی اور فضائی حملہ

آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ بھارتی فوج اور فضائیہ نے لائن آف کنٹرول پر کارگل اور دراس کے علاقے میں گل تری سیکٹر پر کنٹرول لائن کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی چوکی پر حملہ کیا- پاک فوج کی جوابی کارروائی سے دشمن کے درجنوں فوجی ہلاک ہو گئے- نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاک فوج نے بھارتی حملے کو بھرپور جوابی حملے سے ناکام بنا دیا ہے اور پاکستان عالمی برادری اور اقوام متحدہ کو اس واقعے سے آگاہ کرے گا- انہوں نے کہا بھارت نے اس حملے میں سوکلسٹر بموں کا بھی استعمال کیا ہے- انہوں نے کہا یہ بہت سنگین واقعہ ہے- کیونکہ بھارت نے اپنی فضائیہ کو بھی استعمال کیا ہے- پچھلے کئی ماہ سے بھارتی فوج یہاں اپنی پوزیشنیں مستحکم کرنے کے لئے نئی پوسٹیں قائم کرنے اور کسی پاکستانی چوکی پر قبضے کی کوشش میں تھے- انہوں نے بتایا یہ پوسٹ سکردو سے 30 کلومیٹر دور شمال میں واقع ہے بھارتی فوج نے مایوسی کے عالم میں بھارتی فضائیہ کو بھی استعمال کیا بھارتی فوج کو زبردست پسپائی کا سامنا کرنا پڑا- پاک فوج کا کوئی نقصان نہیں ہوا- انہوں نے کہا یہ کارروائی رات کے وقت ہوئی اور بھارت نے 17 ہزار فٹ کی بلندی پر اپنی فضائیہ استعمال کی-

ہائیکورٹ کے صوبائی اور وفاقی حکومت کو نوٹس

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس چوہدری اعجاز احمد نے لیگل فریم ورک آرڈر کے خلاف دائر درخواست پر اٹارنی جنرل پاکستان اور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو آئندہ جمعرات کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں- یہ درخواست پاکستان لائرز فورم نے اے کے ڈوگر ایڈووکیٹ کی وساطت سے وفاق پاکستان' صدر مشرف اور چیف الیکشن کمشنر کو فریق بناتے ہوئے دائر کی تھی-

امریکی قرضے کی وصولی 30 سال کیلئے مؤخر

امریکہ نے پاکستان کا 3- ارب ڈالر کا دوطرفہ قرضہ تین سال کیلئے ری شیڈیول کر دیا ہے جس میں 15 سال کی رعایتی مدت بھی شامل ہے- ایک تقریب میں بات چیت کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا کہ پاکستان کے ایک ارب ڈالر کے قرضوں کی معافی کا معاملہ آئندہ مالی سال کے دوران طے ہو جائے گا-

کالعدم تنظیم کے دو دہشت گرد گرفتار

کالعدم مذہبی تنظیم لشکر جھنگوی کے دو خطرناک دہشت گرد کو گرفتار کر لیا گیا ہے- یہ دونوں دہشت گرد صدیق کانجو' احمد یار کھچی' عون رضوی کے قتل اور بہاولپور چرچ کیس میں مطلوب تھے اور ان کے سروں کی قیمت دس لاکھ اور پانچ لاکھ مقرر تھی- پولیس کے مطابق دہشت گردوں کے پاس سے بھاری اسلحہ بھی برآمد ہوا ہے-

آئینی ترامیم سے جمہوری اداروں کا قیام مشکل ہو جائے گا

امریکہ نے صدر مشرف کی جانب سے کی گئی آئینی ترامیم پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ترامیم سے مضبوط جمہوری اداروں کا قیام مزید مشکل ہو جائے گا- لیکن امریکی صدر بش نے جنرل مشرف کی ثابت قدمی کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ وہ اب بھی امریکہ کے ساتھ کھڑے ہیں-

پانی کی آمد میں اضافہ

دریاؤں کے پانی میں قدرے اضافہ ہو گیا ہے- منگلا سے ان فلو اور اخراج کی شرح ایک کر دی گئی ہے- تربیلا بھی فلنگ لیول سے صرف 6 فٹ نیچے رہ گیا ہے اور جلد ہی تربیلا مکمل بھر جانے کا امکان ہے- منگلا میں پانی اپنے بلند ترین لیول سے بھی اوپر جا چکا ہے-

بلدیاتی اداروں کی مدت چار سال ہوگی

بلدیاتی اداروں کی مدت تین سال سے بڑھا کر چار سال کر دی گئی ہے-

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971

بین الاقوامی ہومیو پیتھک معالجین کی رائے میں بی ایم کی فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کِٹ کی موجودگی
70% ڈاکٹر آپ کے گھر میں موجود ہونے کے مترادف ہے (پروفیسر ڈاکٹر ٹریور کوک، برطانیہ)

پاکستان کے لیے یہ بات باعث مسرت ہے کہ یہاں ہومیو پیتھک ادویہ سازی میں بی ایم ایک ایسا ادارہ موجود ہے جو بین الاقوامی کوالٹی سرٹیفکیشن حاصل کر چکا ہے۔ اس ادارے کا ایک اور بین الاقوامی کارنامہ ہومیو پیتھک ادویات پر مشتمل فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کِٹ کا متعارف کروانا ہے۔ اس فسٹ ایڈ کِٹ کو نا صرف ملک پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی سراہا گیا۔ دُنیا کے نامور ہومیو پیتھک معالجین کا کہنا ہے کہ "بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کِٹ کی موجودگی کا مطلب 70% ڈاکٹر ہر وقت آپ کے ساتھ اور پاس موجود ہے" ایشیا، یورپ، امریکہ اور کینیڈا کے ہومیو پیتھک معالجین نے اس فسٹ ایڈ کِٹ کی افادیت کو دیکھتے ہوئے کہا ہے کہ، گھر، سکول، کالجز، لائبریری، پرائیویٹ و سرکاری دفاتر، سکول وین، ذاتی گاڑی، فیکٹری اور کوئی بھی ایسی جگہ جہاں آپ ضروری سمجھیں، اس فسٹ ایڈ کِٹ کا رکھنا یقیناً فائدہ مند ہے۔ ادارہ بی ایم یقیناً اس عظیم کارنامے پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ ملکی اور غیر ملکی سطح پر ہومیو پیتھک شعبہ سے منسلک شخصیات نے اس فسٹ ایڈ باکس کی پریزنٹیشن کو بے حد مؤثر قرار دیا ہے کیونکہ اس فسٹ ایڈ باکس میں دی گئی ادویات سے متعلق معلوماتی لٹریچر کو 19 زبانوں میں عام فہم الفاظ سے ساتھ منتقل کیا گیا ہے۔ جس کے باعث اسے دُنیا کے بیشتر ممالک میں بے حد پذیرائی ملی۔ اس فسٹ ایڈ باکس میں نوزائیدہ بچے سے لے کر بڑھاپے کے عوارض تک، بچوں، نوجوانوں، بچیوں، عورتوں، مردوں، حتیٰ کہ ہر مرد و زن اور عمر کے لیے قدرتی اجزاء پر مشتمل مضر اثرات سے پاک نسخہ کیمیا موجود ہیں، جو اب پاکستان میں بھی انتہائی ارزاں قیمت پر متعارف کروایا جا رہا ہے۔ پاکستان میں بی ایم فسٹ ایڈ ہومیو پیتھک میڈیسن کِٹ کو متعارف کروانے والے نمائندہ ایچ اے سیٹھی کا کہنا ہے کہ یہ فسٹ ایڈ باکس پاکستان کے ہر گھر میں ہونا چاہیے۔ انہوں نے تمام سکولوں، کالجز، فیکٹری مالکان اور دفاعی اداروں کے لیے خصوصی پیکج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ان تمام اداروں کو فسٹ ایڈ باکس کی 75% قیمت ادا کرنا ہوگی۔ جبکہ 25% بی ایم کی طرف ڈونیشن ہوگی۔ یہ خصوصی سہولت محدود مدت تک جاری رہے گی۔ پاکستان بھر کے کسی بھی کونے میں جو بھی افراد اس فسٹ ایڈ باکس کو خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں گے۔ انہیں ڈیلیوری اُن کے گھر تک فری دی جائے گی۔ یعنی انہیں ڈیلیوری چارجز ادا نہیں کرنا ہوں گے۔ دیگر معلومات اور اپنے آرڈر فوری بک کروانے کے لیے:

MR. H.A. SETHI
EXIM INTERNATIONAL
50/A Main Gulberg Lahore.
موبائل رابطہ:
0300 - 9479166, 0300 - 8403711
ای میل:
bmhp@brain.net.pk
Bmhp@nexlinx.net.pk,
فیکس:
0092 - 42 - 5752566 - 5272156

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون نمبر: 212434 - فیکس: 213966

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 گھر 211379

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

Computer Instructors Required
1- کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ ٹی آئی کالج فار بوائز میں ایک مرد کمپیوٹر انسٹرکٹر کی ضرورت ہے-
2- کمپیوٹر سنٹر گورنمنٹ جامعہ نصرت فار گرلز میں ایک لیڈی کمپیوٹر انسٹرکٹر کی ضرورت ہے-
خواہشمند خواتین و حضرات 5 ستمبر 2002ء تک اپنی درخواستیں ہمراہ اہم دستاویزات اپنے اپنے متعلقہ کمپیوٹر سنٹر میں جمع کروا دیں- انٹرویو کا اعلان بعد میں کیا جائے گا-
پراجیکٹ مینیجر کمپیوٹر سنٹر
گورنمنٹ جامعہ نصرت، گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ
فون نمبر 214719، 213468

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61